ہندستان بھر میں تمام اہل سنۃ وجماعۃ کا واحد ہفتہ وار اخبار ہر ماہ کی ۷/۱۴ ۲۱/۲۸ تاریخوں کو امرتسر سے شائع ہوتا ہے

من یرد اللہ بہ خیراً یفقہہ فی الدین

اخبار الفقیہ

ہفتہ وار

امرتسر پنجاب

قواعد و ضوابط

(۱) قیمت ہر حال پیشگی آنی چاہئے ورنہ وی پی کی جاوے
(۲) بے رنگ ڈاک نہیں لی جائے گی
(۳) نمونہ کا پرچہ ۲ر کے ٹکٹ آنے پر روانہ ہوگا
(۴) کوئی مضمون جس میں تہذیب کے خلاف ہوگا درج نہ ہوگا
(۵) جن مراسلات پر فرسندہ کا نام و پتہ نہ ہوگا وہ درج نہ ہوں گے
(۶) مضامین نہایت خوشخط اور صاف ہوں
(۷) بوقت خط وکتابت چٹ نمبر کا حوالہ ضروری ہے

(ایڈیٹر)

اغراض و مقاصد عام

(۱) اہل اسلام کی عزت اور شان کی حفاظت کرنا
(۲) گورنمنٹ اور رعایا کے حقوق کی نگہداشت کرنا
(۳) اصلاح رسوم قبیحہ۔

شرح قیمت اخبار

(۴) رئیسان و عظام سے سالانہ چندہ
(۵) عام خریداران سے
(۶) اشتہاری
(۷) ممالک غیر سے سالانہ دس شلنگ

(ایڈیٹر)

جملہ خط وکتابت بنام حکیم معراج الدین احمد نقشبندی ایڈیٹر الفقیہ و رائیس مگزین امرتسر ہونی چاہئے

جلد (۸) مطبوعہ ۲۷ رجب سنہ ۱۳۴۳ھ مطابق ۲۱ فروری سنہ ۱۹۲۵ء یوم شنبہ نمبر (۷)

دعاء صحت

قبلہ حضرت مولانا مولوی غلام احمد صاحب اخگر شیخ الاسلام تا حال کلی طور پر صحت یاب نہیں ہوئے۔ کھانسی کی شکایت ہنوز باقی ہے۔ ناظرین آپکی صحت کلی کے لئے خلوص دل سے دعا فرماویں۔ (ایڈیٹر)

نجدی سلطان زخمی ہوگیا

امیر علی کے وزیر خارجہ کا بیان

(فتی العرب ۱۴ جنوری)

حجاز کے ناظر حربیہ تحسین پاشا کا حسب ذیل تار امیر عبداللہ کے نام موصول ہوا ہے :-

۱۰ جمادی الثانی کو صبح کے وقت دشمن کی فوج نے حملہ کیا۔ دشمن کے سوار اور رسالہ ہمارے لشکر کے سینہ کے سامنے آگئے ہم نے آگ برسائی۔ اور نصف گھنٹہ میں دشمن کے لشکر کو بہت نقصان کیساتھ پسپا کر دیا۔

۱۱ جمادی الثانی کو محاذ پر سکون رہا۔ ہوائی جہاز دشمن کے لشکر پر پہنچا اور گولے برسائے

دشمن کے ڈیڑھ سو آدمی اس لڑائی میں کام آئے۔ زخمیوں کی تعداد ان کے علاوہ ہے۔ نیز ہماری توپوں سے دشمن کے بہت اونٹ اور گھوڑے بھی مارے گئے۔ ایک گولہ

ابن سعود کے خیمہ کے پاس گرا جس سے بعض آدمی مر گئے اور بعض زخمی ہوئے۔ اور ابن سعود کا پاؤں ٹوٹ گیا۔ اور آل سعود میں سے چار آدمی زخمی بھی ہوگئے ہیں ؛

اخبار الفقیہ

کی توسیع اشاعت ہر حنفی سنی مسلمان کا فرض اولین ہے۔ لہذا امید ہے کہ ہمارے احباب اس فرض کی ادائیگی سے سبکدوش نہ ہونگے۔ اور اس دینی کام کو انجام دیکر ثواب دارین حاصل کریں گے۔ (ایڈیٹر)

جدہ ابھی فتح نہیں ہوا

لندن ۱۶ فروری۔ اس امر واقع کی تصدیق کر جدہ مسخر نہیں ہوا۔ امیر علی کے ایک برقی پیغام سے ہوتی ہے۔ جو ڈاکٹر ناجی الاصیل کو موصول ہوا ہے۔ یہ پیغام ۱۲ فروری کو بھیجا گیا تھا۔ اس پیغام میں معمولی واقعات کا تذکرہ کیا گیا ہے۔ اور فوجی صورت حالات کیطرف اشارہ تک نہیں ؛

ایک آئل انجن سستے داموں بک رہا ہے

میرے پاس ایک پرانا آئل انجن رسٹن پراکٹر کے کارخانہ کا بنا ہوا ۱۶ ہارس پاور کا مع کل سامان پٹا چکی وغیرہ بغرض فروخت موجود ہے۔ جو سستے داموں بک جائیگا خریدار صاحبان اس نادر موقع کو ہاتھ سے نہ دیں۔

المشتہر:- ابوالمجاہد احمد علی۔ موضع ... قاسم ... ضلع اعظم گڑھ

...ك لَعَلىٰ خُلُقٍ عَظِيم

(گذشتہ سے پیوستہ)

...یس غور فرمائیے کہ جب افرادِ امت میں ایسے ایسے
...ں حضرات موجود ہیں۔ بھم یدفع البلاء بجمآ
...الی عن عبادہ و بنزل قطر السماء و شواہد الحق
...۔ راجب لدنیہ صنی ۲۳۔ اللہ تعالیٰ ان کی برکت
...پنے بندوں سے بلا کو دفع فرماتا ہے۔ انہی کی برکت
...آسمان سے پانی برساتا ہے وغیرہ وغیرہ۔ ان سے
...یہ عالم قائم ہے جب وہ نہ رہیں گے تو قیامت
...ئے گی۔

حضرات جن قالبوں میں حکیم مطلق قادر و توانا نے
...یاء و ملائکہ علیہم الصلوٰۃ والسلام کے مثل دل رکھے
...ن قالبوں کے صفات بھی ویسے ہی ہوں گے جناب
...سیدنا مولا علی کرم اللہ وجہہ کو اسد اللہ الغالب خدا
...شیر کہا جاتا ہے۔ تو صفات بھی ویسے تھے۔ دیکھو آپکے
...نے نمایاں خصوصاً جنگ خیبر کے واقعات ہر جب
...وان عرب کا مشہور بہادر آپ کے ہاتھ سے مارا گیا۔
...وۂ خندق میں عمرو بن عبدود مشہور دنائی پہلوان جو
...سو سواروں کے برابر سمجھا جاتا تھا۔ وہ بھی حضرت علی
...اللہ وجہہ کے ہاتھوں سے مارا گیا۔ (الفاروق صفحہ ۶۵)
...وں ہزار کفار کو تیروں کی انی و تلوار کی باڑھ پر
...تے ہوئے حضرت خالد بن ولید نے بعیت بارہ
...ر ہزار حاکم قنسرین کو گرفتار کر لیا اور کامیاب
...ے۔ جنگ یرموک میں جبکہ ابن ابہم غسانی کے ساتھ
...و لشکر کا مقابلہ بمعیت خالد بن ولید ساٹھ صحابہ
...ضوان اللہ علیہم اجمعین نے کیا۔ اور یہ محتاج بیان
...یں کہ انبیاء و ملائکہ علیہم السلام کو کیا کیا اوصاف
...سبحانہٗ و تعالیٰ نے عطا فرمائے ہیں۔ ویسے ہی صفات
...کے بھی ہونی چاہئیں جن کے قالبوں میں دل مثل
...یاء و ملائکہ کے بنائے ہیں۔ ورنہ عقلاً بعید از حکمت
...ے۔ یہ بات کہ بھیڑ کے پہلو میں شیر کا دل ہو اور
...فات بھیڑ کے نہ ہوں۔ پس ثابت ہوا بالضرور اس
...کیم مطلق نے جب دل ان کے ایسے بنائے ہیں تو
...صفات بھی ان کے انکو عطا فرمائے ہیں۔ کما لا
...فی علی من لہ بصیرۃ فی الکتاب والسنۃ

فضائل مذکورہ کے علاوہ بسیار از بسیار بہا ہیں جو نسخ
دفتر کے دفتر موجود ہیں کہ مثل رسول کائنات صلے
اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ذکر کئی ہوا ہے۔ اور جو لوگ
جن کے دل نورایمان سے منور ہیں۔ وہ جانتے ہیں۔
با ایں ہمہ ایسے بھی افراد ہیں جن کے حق میں ارشاد ہے
لاھیۃ قلوبھم واسروا النجوی الذین
ظلموا ھل ھذا الا بشر مثلکم۔ ان کی حالت
یہ ہے۔ لھم قلوب لا یفقھون بھا
ولھم اعین لا یبصرون بھا ولھم اذان
لا یسمعون بھا اولئک کالانعام بل ھم
اضل۔ ان کے دل ہیں۔ نہیں سمجھتے حق کو اور
ان کی آنکھیں ہیں۔ مگر نہیں دیکھتے راہ رشد و
ہدایت کو اور ان کے کان ہیں نہیں سنتے کلام حق
کو وہ لوگ مانند بہائم کے ہیں۔ ولنعم ما قیل

بے بصیرت را نباشد در حق و باطل تمیز ؎
گر بکیرد از عصا سحر و اعجاز کلیم

یا یوں کہئے ؎

عشق را با ہر دلے نسبت بقدر جوہر است
قطرہ بر گل شبنم و در قعر دریا گوہر است

خلق خدا کائنات و ہستی میں فرد من الافراد کوئی فرد
خاص ایسا ہی ہوگا۔ جو صنعت الٰہی و کمالات قدرت
نامتناہی کا اکمل ترین و اعلیٰ ترین نمونۂ قدرت کاملہ
بے مثل دکھلا دے۔ اپنی آپ ہی مثل ہو بس وہ ذات
ستودہ صفات سرور کائنات صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم
کی ہے۔

الباب الثانی۔ فی تکمیل اللہ لہ المحاسن
ای من صورتہ الظاھرۃ الطاھرۃ۔

الفصل الاوّل فی وصف وجھہ الشریف صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم۔

عن ابی ھریرۃ ما رأیت شیئًا احسن من
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کان الشمس
تجری فی وجھہ رواہ الترمذی والبیھقی و
ابن حبان۔ فرمایا حضرت ابی ہریرۃ رضی اللہ
تعالیٰ عنہ نے کہ نہیں دیکھی میں نے کوئی شے
بہتر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے۔ گویا کہ آفتاب
آپکے چہرہ میں پھرتا تھا۔
جعل وجھہ مقمرًا و کانہ الشمس شالی

زرقانی و شرح علی القاری و غیرہ صفحہ ۱۲۶) یعنی چہرۂ
مبارک ایسا تجلی دار تھا کہ آفتاب کا عکس چہرہ منور میں
معلوم ہوتا تھا۔ (شرح شفاء علی القاری صفحہ ۱۵۴)
روایت ہے ربیع بنت معوذ رضی اللہ تعالیٰ عنہا
سے کہا کہ لو رأیتہ قلت الشمس طالعۃ (مشکوٰۃ
صفحہ ۵۱۸) یعنی اگر دیکھتے تم نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو البتہ
کہتے کہ آفتاب طلوع ہو رہا ہے۔ ایسا منور و روشن
چہرہ مبارک تھا۔

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے
فرمایا کہ دیکھا میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم
کو شب ماہ میں سرخ دھاری دار چادر اوڑھے ہوئے
تھے۔ پس آپ کے حسن بے مثال نے مجھے متحیر کر دیا
فجعلت انظر الیہ والی القمر فلھو احسن
فی عینی من القمر (مشکوٰۃ صفحہ ۵۱۸) پس حالت
تحیر میں کبھی میں روئے انور کو دیکھتا تھا کبھی ماہتاب
کو پس قسم ہے کہ روئے انور بہت ہی حسین معلوم ہوتا
تھا میری آنکھوں میں چاند سے۔ (شمائل ترمذی) وانما
کان صلے اللہ علیہ وسلم احسن لان ضوءہ
یغلب علی ضوء القمر بل وعلی ضوء الشمس (شرح
شمائل للبیجوری صفحہ ۱۰ و علی القاری صفحہ ۱۰) جز ایں
نیست کہ تھے نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم بہت زیادہ
حسین اس لئے کہ آپ کی نورانیت و ضیاء غالب ہوتی
تھی آفتاب و ماہتاب پر۔

اور حدیث ہند بن ابی ہالہ میں ہے۔ یتلالا
وجھہ تلالؤ القمر لیلۃ البدر یعنے ایسا
منور چہرہ تھا نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا جیسے
ماہتاب چمکتا ہے بدر کامل ہو کر۔
شارحین حدیث فرماتے ہیں کہ تشبیہ اس وجہ سے
دی۔ کہ ماہتاب اپنے نور سے تمام روئے زمین کو منور
کر دیتا ہے۔ اور جو دیکھتا ہے اس کی طرف تو ماہتاب
کی تابندگی و نورانیت سے اسکو تکلیف نہیں ہوتی بلکہ
تسکین و انسیت ہوتی ہے۔ اور ماہتاب پر نظر ٹھیرتی ہے
بخلاف آفتاب کے کہ اس سے نگاہ مقابل نہیں ہو سکتی ہے
(شرح شمائل لمناوی صفحہ ۳۳ و علی القاری صفحہ ۳۳ و
للبیجوری صفحہ ۱۰)

(باقی آئندہ)

شیطان گر اور ولی گر میں فرق ہے

(تمثیل)

(از جناب مولانا مولوی ابو العلی امداد علی صاحب نقشبندی)

محترمانِ مذہب وملت! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ اخبار اہل حدیث مورخہ ۹ جنوری ۳۶ء میں ایک مضمون بعنوان "اولیاء اللہ" نظر سے گذرا جس کا جواب بغرضِ اطلاع عوام حسب ذیل ہے۔ حضرت عیسیٰ مسیح علیہ السلام خدا کے بندے اولو العزم رسول تھے۔ مگر عیسائیوں نے ان کا رتبہ رسالت سے بہت بالا بنا رکھا تھا۔ یعنے عبودیت و رسالت کے رتبہ سے بلند لیجا کر الوہیت کے وصف میں شریک کر دیا تھا جیسے قرآن مجید میں جب ان کے اس زائد وصف کی نفی کی گئی لکھا گیا۔ اِنْ هُوَ اِلَّا عَبْدٌ اَنْعَمْنَا عَلَيْهِ وَجَعَلْنٰهُ مَثَلًا لِّبَنِیْٓ اِسْرَآءِیْلَ یعنے وہ (مسیح) خدا کا بندہ ہے۔ خدا نے اس پر انعام کئے۔ اور اس کو بنی اسرائیل کا ہادی بنایا تھا۔

جب اس قسم کے اعلان عیسائیوں نے سنے تو بولے کہ تم (پیغمبر علیہ السلام) یسوع مسیح کی ہتک کرتے ہو۔ کیونکہ تم اس کے رتبہ میں کسرِ شان کرتے ہو۔ اس کے جواب میں آنحضرت صلعم اور عیسائیوں کی مناظرانہ گفتگو ہوئی۔ جس میں عیسائی ساکت ہو گئے (معالم التنزیل)

اس قصہ کو ہم نے اس لئے بیان کیا ہے کہ بعض اوقات ایسا ہوتا ہے کہ کسی شخص یا جماعت کے حق میں مسلمانوں کے دو فریق یا دو شخص مجملاً حسن عقیدہ رکھتے ہیں۔ مگر تفصیل میں انکا اختلاف ہوتا ہے تو غصے میں ایک فریق دوسرے کو اس شخص کا منکر اور تحقیر کن خیال کر لیتا ہے۔ بلا اظہار بھی ایسا ہی کرتا ہے۔ اولیاء اللہ اسلامی لٹریچر میں ایک معزز طبقہ ہے مسلمان اولیاء اللہ کی عزت کرتے ہیں۔ کیونکہ قرآن شریف میں اولیاء اللہ کی بابت تحسین کے الفاظ آئے ہیں۔ مثلاً اِنَّ اَوْلِيَآءَ اللّٰهِ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ۔ اولیاء اللہ پر نہ کبھی خوف ہوگا۔ نہ غمگین ہوں گے۔ اس لئے کل مسلمان کسی فرقے اور کسی خیال کے ہوں۔ بالاجمال اولیاء اللہ کی عزت کرتے اور کرنے پر مامور ہیں۔ مگر اولیاء اللہ کے منصب اور اختیارات کی تفصیل میں جب اختلاف ہوا تو ایک فریق نے دوسرے کو اولیاء اللہ کا منکر قرار دیا۔ اور دے رہے ہیں۔ چنانچہ جب اہلحدیث نے دیکھا کہ مسلمان اولیاء اللہ سے دعائیں مانگتے اور ان کو حاجت روا جانتے ہیں تو انہوں نے اس سے منع کیا اور کہا ہے

مسلمانو! ذرا سوچو تو دل میں!
پھنسے ہو کس طرح تم آب وگل میں
بہت مدت کے سوئے اب تو جاگو
خدا کے ہوتے بندوں سے نہ مانگو
وہ کیا ہے جو نہیں ہوتا خدا سے
جسے تم مانگتے ہو اولیاء سے
خدا فرما چکا قرآن کے اندر
میرے محتاج ہیں پیر و پیمبر
جو خود محتاج ہووے دوسرے کا
بھلا اس سے مدد کا مانگنا کیا

اس قسم کی تعلیمات اور مواعظ سنکر ہمارے برادران اسلام نے اہلحدیث کو اولیاء اللہ کا منکر مشہور کیا۔ جس طرح قصہ مذکورہ میں عیسائیوں نے حضور پیغمبر اسلام علیہ السلام کو منکر مسیح کہا تھا۔ کیونکہ ان برادران کا خیال اولیاء اللہ کے حق میں تشریح کی صورت میں کچھ ہے۔ اور اہلحدیث کا کچھ (اہل حدیث) ہمارے برادران ہند کی عقیدتمندی بحق اولیاء اللہ جس کی رو سے ہمارے برادران احناف ہم اہلحدیث کو منکران اولیاء اللہ کہا کرتے ہیں۔ جس کے جواب میں ہمارے اسلاف اہلحدیث آجتک یہ کہتے رہے کہ

مجھے انکار ہو گر اولیاء سے
ہمیشہ ابرِ لعنت اوس پہ برسے

مگر اب تو ہماری رائے بدل گئی ہے۔ ہم کھلے لفظوں اور خدا کو شاہد کر کے کہتے ہیں۔ کہ ہم ان معنے سے اولیاء کے منکر ہیں۔ اور اس انکار کو اللہ کے پاس ذریعہ نجات جانتے ہیں۔ اے خدا تو گواہ رہ اور جو تیرے ملائکہ اور تیرے بندے سن سکیں ان کو سنا دے۔ کہ ہم تیرے سوا کسی بندے کو نبی ہو یا ولی حاجت روا۔ مشکل کشا۔ دستگیر۔ گنج بخش وغیرہ نہیں جانتے ہمارا عقیدہ وہی ہے جو شیخ سعدی مرحوم نے کہا ہے

ندارم غیر از تو فریاد رس
توئی عاصیاں را خطا بخش و بس

اور یہی ہمارا عقیدہ جو شیخ عطار مرحوم نے کہا ہے

غیر حق را ہر کہ خواند اے بصیر
ہست در دنیا ز گمراہ تر

اور یہی ہمارا عقیدہ وہ ہے جو مولانا جامی مرحوم نے اپنے مذاق خاص میں کہا ہے

رفتم بہ تماشائے گل آں شوخ طراز
چوں دید میاں عشوہ گفت بناز
من اصل وگلہائے چمن فرع من اند
از اصل چہ رو بفرع آری ای باز

اے خدا ہم تیری کتاب میں پاتے ہیں۔ کہ تو ہی تمام دنیا کا قاضی الحاجات ہے۔ تیرے سوا کوئی بھی مشکل کشا حاجت روا نہیں۔ نہ اصلی نہ بروزی نہ کسبی۔ نہ ہینگ لگے نہ پھٹکری رنگت سب سے اچھی۔ مقام شکر ہے۔ ان برادران احناف کا اولیاء اللہ سے بڑی عقیدت ہے اس لئے ہم ان کو بتاتے ہیں کہ گنج خود ان میں ایک بہت بڑا ولی ہے۔ جو نہ صرف ولی ہے۔ بلکہ ولی گر ہے نہ جانتے ہوں۔ تو سنیں ان کے مریدان کو مخاطب کر کے کہا کرتے ہیں کہ وہ خوشی سے سنا کرتے ہیں

نظر کے ہوئے جن کی لاکھوں ولی ہیں
وہ قطب زماں شاہ جماعت علی ہیں

بھائی اپنا اپنا عقیدہ ہے شاہ صاحب علیپوری کے مریدوں نے اپنا عقیدہ ظاہر کیا ہے۔ ہم بھی اپنا عقیدہ ظاہر کئے دیتے ہیں

بُت کریں آرزو خدائی کی
شان ہے تیری کبریائی کی

اس طول وطویل پر پیچ عبارت کا خلاصہ اور ماحصل یہ ہے کہ مسلمان مقلدین خدا کو چھوڑ کر اولیاء اللہ سے مدد مانگتے ہیں۔ اور ان کو مستقل اور بالذات قاضی الحاجات۔ مشکل کشا۔ حاجت روا جانتے ہیں جو صریح شرک اور کفر (حرام ہے) حاشا وکلا۔ مگر غیر مقلدین (وہابی نجدیوں) کے ہمارے پر کیا موقوف

... دنیا کا کوئی مسلمان خواہ وہ کسی درجے
... کا رکھتا ہو کسی نبی یا ولی کو بالاستقلال قاضی
... حاجات۔ مشکل کشا۔ حاجت روا نہیں جانتا۔
... کا بیان آگے آتا ہے۔

برادران احناف! قبل اس کے کہ میں اس
... عقیدہ ناظرین اور علماء اہل حدیث کی نسبت
... عرض کروں یہ بتلا دینا چاہتا ہوں
... حضرات اولیاء اللہ رضی اللہ عنہم اجمعین کی
... بابرکات کو اللہ تبارک و تعالیٰ نے حصول
... مقاصد دین اور دنیوی کے واسطے وسیلہ اور
... واسطہ گردانا ہے۔ بلکہ قیام و انتظام عالم سب
... انہیں کے وجود باجود سے وابستہ ہے۔ جن کے
... القاب مبارکہ ابدال اور غوث اور قطب وغیرہ ہیں
... جیسا کہ یہ امر بہترین امت کے بہترین اشخاص
... تمام اہل اللہ اہل باطن و ظاہر کے نزدیک
... متفق علیہ ہے۔ چنانچہ حدیث شریف میں آیا
... ہے عن عبادۃ بن الصامت رض قال قال
... رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الابدال
... فی هذه الامة ثلثون مثل ابراهيم
... خليل الرحمن كلما مات رجل ابدل الله
... مكانه رجلا۔ اخرجه احمد بسند صحيح و
... ايضا عبادة بن الصامت رض ان رسول
... الله صلى الله عليه وسلم قال الابدال
... فی امتی ثلثون رجلا۔ بهم تقوم الارض
... وبهم يمطرون وبهم ينصرون ثم قال
... عبادة انی ارجوان يكون الحسن منهم
... یعنے روایت ہے حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ
... تعالیٰ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
... نے کہ میری امت میں تیس ابدال ہیں۔ انہیں کے
... سبب سے زمین قائم ہے اور انہیں کی برکت
... کے سبب سے لوگ مینہ برسائے جاتے ہیں اور
... انہیں کی وجہ سے مدد اور فتح پاتے ہیں۔ پھر فرمایا
... حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ نے جو جلیل القدر
... صحابی ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ
... میں امید کرتا ہوں کہ حضرت حسن بصری رضی اللہ
... عنہ بھی ابدالان الٰہی سے ہیں۔ اور یہی حدیث
... شریف میں آیا ہے۔ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لن تخلوا
الارض من ثلثين ابراهيم خليل الرحمن
بهم تغاثون وبهم ترزقون وبهم يمطرون
یعنے فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ زمین
تیس مقبولوں سے اللہ تعالیٰ کے خالی نہ ہوگی
جو مثل خلیل اللہ ابراہیم علیہ السلام کے ہوں گے
کہ انہیں کی بدولت تم کو فریادیوں میں فتح و نصرت
ملتی ہے۔ اور انہیں کے سبب سے تم کو روزی
ملتی ہے۔ اور انہیں کی برکت سے اور وجہ سے تم
مینہ برسائے جاتے ہو۔"

غرض ان کے علاوہ اور بہت سے اس مضمون
کی حدیث موجود ہیں۔ جن کا ذکر یہاں طوالت سے
خالی نہیں۔ اور پیشوائے غیر مقلدین ہند مولوی
اسمٰعیل دہلوی نے بھی حضرات اولیاء اللہ اور
ابدالان الٰہی کے واسطہ ہونے کو تصرفات
کونیہ میں تسلیم کر لیا ہے۔ جیسا کہ "منصب امامت"
کے تتمہ در ذکر امامت خفیہ میں لکھتے ہیں۔
"حکیم علی الاطلاق ایشاں را واسطہ در تصرفات
کونیہ میگرداند مثل نزول امطار و نشو اشجار
و سرسبزی نباتات و بقائے انواع
حیوانات و آبادی قریٰ و امصار و
تقلب احوال و تحول اقبال و ادبار سلاطین
و انقلاب حالات اغنیاء و مساکین و ترقی
و تنزل اصاغر و اکابر و اجتماع و تفرق جنود
و عساکر و رفع بلا و دفع وبا و امثال ذلک انتہی"
جس سے بالاتفاق موافقین و مخالفین اہل اللہ
کا واسطہ اور وسیلہ ہونا واسطے حصول مقاصد
ظاہرہ و باطنہ و مطالب دینیہ و دنیویہ بخوبی ثابت
اور محقق ہو گیا۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے مقبولوں کو
اور کاملوں کو عالم کے انتظام اور تصرفات کونیہ
کے لئے یعنے جو امور عالم میں واقع ہوتے ہیں۔
جیسے مینہ کا برسنا۔ پیڑوں کا بڑھنا۔ سبزوں کی
سرسبزی۔ انواع حیوانات کی بقا۔ اور گاؤں اور
شہروں کی آبادی اور لوگوں کے احوال کا بدلنا
اور زمانہ کے انقلاب اور بادشاہوں کا اقبال
و ادبار کا تبدل و تغیر اور مسکینوں اور غنیوں
کے حالات کا انقلاب کہ فقیر و محتاج کا غنی و

تونگر ہو جانا اور تونگروں کا محتاج و مفلس ہو جانا
اور بڑے چھوٹے منصب والوں کی ترقی و تنزل
ظاہر و باطن میں اور متفرقین کو جمع کر دینا اور مجتمعین
کو متفرق کرنا۔ اور لشکروں کو فتح و شکست دینا۔
اور بلاؤں کا دفع کرنا۔ اور وبا اور بیماریوں اور
کا ہٹانا۔ اور مشکل آسان کرنا۔ اور فریاد والوں کی فریاد
رسی کرنا۔ اور مثل ان امور کے غرض جملہ مقاصد
و مطالب اور تمام حوادث و آسیب عالم کے واسطے
واسطہ اور اسباب اور ذریعہ اولیاء کو گردانا اور
بنایا ہے بعد انبیاء علیہم السلام۔

برادران احناف! جب اس قدر باتیں ذہن
نشین ہو چکیں کہ اللہ رب العزت جل جلالہ نے
اولیاء کرام کو اپنے کرم و فضل سے اتنی فضیلت دے
رکھی ہے۔ تو اب ان حضرات اولیاء کرام رضی
اللہ عنہم کو مظہر عون الٰہی سمجھ کر ان سے فریاد کرنا
اور وسیلہ پکڑنے اور ان سے مدد مانگنے میں کونسا
شرعی جرم اور گناہ ہے۔ جس کا رونا غیر مقلد
وہابی۔ نجدی نامہ نگار اور سردار اہلحدیث رو رہا
ہے۔ اگر قرآن و حدیث کو نہیں مانتا تو آخر اسے
یہ بھی تو دیکھنا چاہیئے کہ ہمارے پیر و مرشد
اور اول الوہابیین فی الہند مولوی اسمٰعیل دہلوی
کیا کہتے ہیں۔ اللہ جل جلالہ تو خود تمام اہل ایمان
کو مخاطب کر کے طلب وسیلہ اور مدد کے لئے
ارشاد فرماتا ہے۔ آیت شریفہ ملاحظہ ہو۔

یا ایہا الذین آمنوا اتقوا اللہ وابتغوا
الیہ الوسیلۃ وجاہدوا فی سبیلہ
لعلکم تفلحون۔

(ترجمہ) اے ایمان والو ڈرو اللہ سے اور
طلب کرو وسیلہ طرف اس کے وسیلہ اور جہاد
کرو اس کی راہ میں پس ضرور مراد کو پہونچو گے"

(باقی آئندہ)

ارتداد الوہابیین — فیض آباد کے ایک نامی غیر مقلد کی رسالہ تکفیر المبتدعین کا دندان شکن جواب

کارروائی جلسہ نگریا سادات

الحمد للہ کہ بتاریخ ۲۰ جنوری ۳۵ء کو نگریا سادات میں بسرپرستی حضرت عظیم البرکت والا درجت جناب مولانا شاہ محمد میاں صاحب قبلہ دامت برکاتہم وبصدارت حضرت حامی سنت ماحی بدعت مولوی شاہ داؤد حسین صاحب کے جماعت محیط انوار رضا قائم ہوئی۔ جس کے اغراض و مقاصد حسب ذیل ہیں۔

(۱) تبلیغ مذہب اہل سنت و اشاعت احکام اسلام کرنا۔

(۲) مسلمانوں کو ان کی غفلت سے بیدار کرنا اور علم دین پھیلانا۔

(۳) جماعت رضائے مصطفےٰ بریلی شریف جو مذہب اہلسنت و دین اسلام کی سچی خدمت اور حمایت و نصرت کر رہی ہے اور دارالعلوم منظر اسلام بریلی شریف جو سچے علمائے ربانی اور حقیقی حامیان دین مہیا کر رہا ہے ان دونوں کو مالی امداد پہونچانا۔

(۴) یہ جماعت اپنے شہزادگان سے نیز حضرت حافظ مولانا مصطفےٰ رضا خان صاحب نوری و حضرت مولانا حافظ شاہ حاجی حامد رضا خان صاحب سجادہ نشین کے آگے خصوصیت سے سرخم کئے رہیگی۔

آخری گزارش کے عنوان سے جو اشتہار جماعت رضائے مصطفےٰ سے نکلا۔ اس کو پڑھکر سادات کرام باشندگان نگریا سادات کے قلوب بے چین ہوگئے اور فوراً ایک جلسہ مقرر کیا جسکی افتتاحی میں جناب مولوی حشمت علی صاحب لکھنوی و جناب مولانا شاہ امجد رضا صاحب بریلوی کو بلایا۔ یہ دونوں حضرات ۲۵ جنوری ۳۵ء کو تشریف لائے۔ آپکی خبر معلوم ہونے پر استقبال کا انتظام کر لیا تھا۔ قریب ۸ بجے شب کے گاڑی اسٹیشن نگریا سادات پر پہونچی۔ اللہ اکبر کے نعروں سے کفار و مشرکین کے دل ہلا دیئے۔ ارمان مندوں نے حضرات کو پھولوں کے ہار پہنائے گئے۔ اس کے بعد جناب سید سلیمان احمد صاحب و سید ظہور الحسن صاحب و سید کرار حسین صاحب و سید مرشد علی صاحب جلوس کے آگے آگے نعت شریف پڑھتے جاتے تھے۔ اسٹیشن سے مکان تک برابر نعت خوانی ہوتی گئی۔ مکان پر پہونچکر تمام حاضرین کو بسکٹ اور چائے پیش کیا گیا۔ صبح کو جلسہ ہوا۔ جو کہ قریب ہزار بارہ سو کے مجمع ہوگا۔ اس جلسہ کا افتتاح یوں ہوا۔ کہ پہلے نعت خوانی ہوئی۔ بعد کو اعلیٰ حضرت قبلہ مجدد بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کی منقبت پڑھی گئی جو حضرت مولانا شاہ امجد رضا خان صاحب نے تصنیف کی تھی۔ قریب ایک بجے دن کے حضرت مولانا مولوی حشمت علی صاحب نے بیان شروع کیا۔ سبحان اللہ آپ کا بیان نہایت ہی جوشیلا تھا جلسہ میں ہر مسلمان بے چین تھا۔ ہر صغیر و کبیر رو رہا تھا تین بجے تک آپ نے تقریر فرمائی۔ مگر مسلمانوں کی سیری نہ ہوئی۔ اس جلسہ میں جماعت کے پورے دو سو ممبر بھی ہوئے۔ اور دین کے کام میں اپنا جان و مال لٹا دینے کا وعدہ کیا۔ مولا تعالےٰ ثابت قدم رکھے آمین۔

(غلام مرتضےٰ خان مصطفےٰ رضائی قادری)

روداد جلسہ انجمن خدام الصوفیہ لنگوٹیاں۔ ضلع جموں

منعقدہ بتاریخ ۳ فروری ۳۵ء بروز اتوار

مقام گدڑ گلیاں ضلع جموں

یہ جلسہ بصدارت منشی فیروز الدین صاحب رئیس جموں بوقت ۱۰ بجے دن کے شروع ہوا۔ پہلے تلاوت قرآن ہوئی۔ پھر نعت خوانی۔ بعدہٗ حضرت مولانا مولوی حاجی امام الدین صاحب رائے پوری نے اپنی مدلل تقریر سے لوگوں کو اتباع رسول علیہ السلام کا مسئلہ اس خوبی سے سنایا۔ ہر پہلو سے قرآن و حدیث پیش کیا۔ کہ سامعین نہایت ہی محظوظ ہوئے۔ اور سب نے اقرار کیا۔ کہ ہم آئندہ بفضلہ تعالیٰ متبع ہو کر اسلام رہیں گے۔ ہمارے ملک میں رسم ہے کہ عام مسلمان دیوالی۔ ہولی۔ بیساکھی وغیرہ تیوہار اہل ہنود مناتے ہیں اور آپس میں مسلمان بھائی بھائی اپنے قبیلہ میں لڑکیاں نہیں دیتے۔ ان تمام مسائل کو بھی مولوی صاحب نے نہایت خوبی سے سمجھایا۔ کہ سب حاضرین نے بھری جلسہ میں تیوہار اہل ہنود کے منانے اور ان میں شامل ہونے سے توبہ کی اور اپنے قبائل میں رشتہ کرنے کا وعدہ کیا۔ چنانچہ دو بھائیوں نے اسی مجلس میں اپنے لڑکوں کا رشتہ ایک دوسرے سے کر دیا۔ الحمد للہ علی ذالک۔ مولوی صاحب کا وعظ برابر تین گھنٹہ ہوا۔ اور بعدہٗ چودہری مہر الدین صاحب نمبردار ساکن گدڑ گلیاں نے سب مہمانوں کو کھانا کھلایا۔

(چودہری اللہ دتا نمبردار سکرٹری انجمن خدام الصوفیہ لنگوٹیاں)

اشتہار انعامی مبلغ پانسو روپیہ

اس اشتہار کے ذریعہ سے تمام دنیا کے غیر مقلدین اور وہابی نجدیوں کو عموماً اور سردار اہلحدیث مولوی ثناء اللہ امرتسری ایڈیٹر اخبار اہلحدیث کو خصوصاً مطلع کیا جاتا ہے کہ اگر کوئی غیر مقلد وہابی نجدی ایک برس کے اندر ہمارے سوالات مندرجہ ذیل کے جوابات نص صریح یا صحیح حدیث متفق علیہ سے بقید نام کتاب و نام مطبع و تعداد صفحات بمقابلہ کسی مسلم یا غیر مسلم غیر جانبدار ثالث کے دیگا تو اس کو مبلغ پانسو روپیہ سکہ رائج الوقت انعام دیا جائیگا۔

آئے پیشوایان غیر مقلدین! مدعیان عمل بالحدیث وہابی نجدیو! مفت اور ادھار بہت دنوں سے لوگوں کی ہدایت کرتے پھرتے ہو۔ ہمت کرو ادھر آؤ یہاں تو نقدی معاملہ ہے بسم اللہ۔ وہ سوالات یہ ہیں:-

(پہلا سوال) کیا رسول خدا محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم ہمیشہ دمِ اخیر تک نماز میں آمین (بلند آواز) سے کہتے رہے؟

(دوسرا سوال) کیا رسول خدا، محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم ہمیشہ دمِ اخیر تک تکبیر تحریمہ کے علاوہ رفع یدین کرتے رہے؟

(تیسرا سوال) کیا رسول خدا محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم ہمیشہ دمِ اخیر تک امام کے پیچھے سورہ فاتحہ پڑھتے رہے؟

(چوتھا سوال) کیا رسول خدا محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم ہمیشہ دمِ اخیر تک سینہ پر ہاتھ باندھتے رہے؟

اے غیر مقلدین وہابی نجدیوں کے مجتہدو اور ... دو! اگر تم سچے مذہب کے پابند ہو تو ان سوالات اربعہ کے جوابات حسب شرائط محولہ بالا دیکر ... انعام حاصل کرو۔ ورنہ آئندہ سے توبہ۔ اور خدائے قدوس وحدہٗ لاشریک لہٗ کی پیاری مخلوق اور سرمایۂ دو جہان فداہ ابی و امی صلے اللہ علیہ وسلم کی امتِ مرحومہ کو عمداً و دانستہ سیدھے رستے سے ناحق گمراہ مت کرو۔ والسلام علی من اتبع الھدیٰ و ترک الجدل والکفر والھویٰ ؁

المشتہر

ابو المحامد احمد علی عفی عنہ حنفی سنی فتحگڈھی۔

الفقیہ کے متعلق ناظرین کی آراء

جناب من السلام علیکم ورحمۃ اللہ۔ براہ عنایت اخبار الفقیہ بذریعہ وی۔ پی۔ میرے لئے میرے نام جاری کردیں۔ چونکہ اخبار موصوف سے مجھے خاص دلچسپی ہے۔ اور میرا مطالعہ سے گذر رہتا ہے۔ واقعی اخبار مذکور مسائل حنفیہ کا ایک عمدہ اخبار ہے۔ اور باطل عقاید اور مذاہب کا پورا قلع قمع کرتا ہے۔ ہر حنفی بھائی کا فرض ہے کہ اس کی اشاعت کو ترقی بخشے اور افواد محمدیہ حاصل کرے۔ والسلام۔

(غلام بخش محمودی۔ بہاولپوری)

(۲) بجانی خدمت کریم المنقبت حکیم محمد سعید اللہ احمد صاحب سلمہ ربہ آمین۔ بعد ما ہو المسنون۔ آنکہ آپ کے پرچہ الفقیہ کو خدا کرے کہ روزِ قیامت تک جاری رہے۔ عمر خضر علیہ السلام کی پاوے۔ حقیر حاجی عیسیٰ خان محمد حاجی موسیٰ حاجی دادا منگل والا کے نام سے دو پرچہ الفقیہ ارسال فرمائیگا۔ قیمت ہر دو کی ۸ رسال ہے۔ امید کہ جلد ارسال کر ممنون و مرہونِ احسان بنائیگا۔ آج جام جودھپور سے مولانا مولوی محمود جان حنفی قادری رضوی سلمہ ربہ تشریف لائے ہیں۔ الفقیہ کے ہفتہ وار ہونے سے نہایت خوش و خرم ہیں۔ پندرہ روزہ ہونے سے نہایت غمگین اندوہگین ہوئے۔ انہوں نے بھی ہم کو ترغیب دی ہے۔ فرماتے ہیں کہ اگر خاتمہ بخیر ہونے کی امید رکھتے ہو تو الفقیہ کی مدد کرو۔ مولانا موصوف آج جام جودھپور جاویں گے۔

(راقم آثم حاجی عیسیٰ خان محمد)

انجمن اہل سنت مراد آباد کی

اہم خدمات

یہ انجمن شریعت حقہ کی حمایت اور بدعت و ضلالت کے مٹانے کے لئے سنہ ۱۹۱۷ء میں قائم ہوئی۔ اور فوراً ایک مدرسہ خالص مذہبی تعلیم کی غرض سے جاری کیا۔ اس مدرسہ میں علوم عربیہ نقلیہ عقلیہ کی تعلیم بہتر طریقہ پر دی جاتی ہے۔ چنانچہ اس چودہ سال کے عرصہ میں ہندوستان کے مختلف اطراف و اکناف کے (۱۰۳) طلبہ اس کے چشمۂ فیض سے مستفید ہوئے جو فارغ التحصیل ہو کر جا بجا بندگانِ خدا کے افادہ و ہدایت میں مشغول ہیں۔ جب پنڈت شردھانند نے مسلمانوں کو مرتد بنانے کے لئے اپنی فوج اضلاع آگرہ و متھرا وغیرہ میں اتاریں۔ اس وقت مسلمانوں کے تمام مذہبی و سیاسی پیشوا ہندوؤں کے بادۂ اتحاد سے مست و بیخود تھے۔ اور ارتداد کی گولہ باری اپنے بھائیوں کی آہ و زاری نے ابھی کانوں تک پر اُن کی جوں تک بھی نہیں رینگی تھی۔ کہ اس مدرسہ کے طلباء و اساتذہ، خود جناب ناظم صاحب معہ دیگر اراکین کے جماعت رضائے مصطفےٰ کی بنا متوکلاً علی اللہ میدانِ ارتداد میں پہونچ گئے۔ جو خدمات انہوں نے وہاں انجام دیں۔ ان کی اشاعت تفصیل کے ساتھ جماعت رضائے مصطفےٰ کی اطلاعات کے سلسلہ میں برابر ہوتی رہی ہے۔

اراکین انجمن ہندوؤں کی تمام تحریکات (از ابتداء تحریک مطالبہ ہوم رول تا شدھی و سنگھٹن) کو بغور دیکھتے رہے۔ ظاہری سامان کے علاوہ تمام خفیہ سازشیں بھی جو مسلمانوں کی تباہی کے لئے اختیار کیگئی ہیں۔ ان کی دوربین نگاہوں سے پوشیدہ نہیں رہیں۔ ان دردمندانِ قوم نے ان تدابیر کو بھی اپنی نظروں میں رکھا جنہیں خیرخواہانِ قوم نے وقتاً فوقتاً قوم کی ترقی اور حفاظت کے لئے اختیار کیا۔ اور ان کے نتائج بھی جو کچھ ظاہر ہوئے نفع اور ضرر کی صورت میں وہ بھی حدود جہ کے ان سے پوشیدہ نہ رہے۔ اس دیکھ بھال اور تحقیق کے بعد جو پروگرام انہوں نے بنایا ہے اور جو لائحہ عمل قومی مفاد کی غرض سے تجویز کیا ہے اور جو مقامی تجربہ میں مفید بھی ثابت ہوا ہے۔ اس کی عام ترویج کی غرض سے انجمن نے ملک کے تمام علماء و مشائخ اور صوفیاء و اہل قلم اور ماہرین سیاست کو مدعو کیا ہے۔ یہ مبارک اور عظیم الشان اجتماع گویا آل انڈیا سنی کانفرنس کی شکل میں ہوگا۔

اس اجتماع عظیم (کانفرنس) میں تبلیغ، تنظیم، تعلیم، مذہبی و مالی و اصلاح وغیرہ کے اہم مسائل پر گفتگو اور مشورہ ہوگا۔ جسکی تفصیل معہ دعوت نامہ اور اشتہارات کے ذریعہ سے شائع ہو چکی ہے اور ہو رہی ہے۔ نیز اس کے متعلق متعدد وفود روانہ کئے گئے ہیں۔ جن مقامات تک وہ پہونچ چکے۔ وہاں کے دردمندان سے یہ استدعا ہے کہ وہ دفتر میں وفد کی طلبی کے لئے تحریر ارشاد فرمائیں۔ یا ان مطبوعہ کاغذات کو طلب فرما کر ملاحظہ کریں۔ جن میں کانفرنس کے تمام اغراض و مقاصد وغیرہ کی تفصیل درج ہے۔

اس انجمن نے باوجود اپنی بے بضاعتی اور کس مپرسی کے جو اہم مذہبی خدمات انجام دی ہیں۔ ان کی تفصیل اختصار کے منافی ہے۔ مختصراً صرف اس قدر عرض ہے۔ کہ اس نے ایک بہترین عربی مدرسہ کے علاوہ شہر میں متعدد مدارس شبینہ کا بھی اجراء کیا ہے جن میں شب کے وقت مختلف پیشہ ور دوکاندار اور مزدوروں کو مسائل مذہبی کی تعلیم دی جاتی ہے۔ شہر کے علاوہ مضافات میں اس کے سفراء برابر گشت کر رہے ہیں۔ جو مسلمانوں کے مذہبی علمی۔ مالی۔ حالات کا صحیح نقشہ دفتر کو روانہ کرتے ہیں۔ انجمن اس نقشہ کے مطابق ان کی اصلاح اور حالت کے بہتر بنانے کی کوشش کرتی ہے چنانچہ دیہاتوں میں بھی اس وقت تک متعدد مدارس کا اجراء ہو گیا ہے اور برابر ہو رہا ہے۔

(محمد یٰسین عباسی۔ ناظم محکمہ تبلیغ انجمن اہلسنت مراد آباد)

سنی کانفرنس

تمام ہندوستان کے سنی علماء، روساء مشائخ سجادہ نشینان۔ ایڈیٹران۔ صدر مدرسین مدارس اہل سنت و مہتمین و ناظم انجمن ہائے اہل سنت کو دعوت دی جاتی ہے۔ کہ وہ سنی کانفرنس کی شرکت کے لئے ۱۶ مارچ ۳۵ء کو مراد آباد میں تشریف لائیں۔ بہتر ہو کہ اپنی انجمن یا مدرسہ یا جماعت یا خانقاہ کی طرف سے بحیثیت نمائندہ رونق افروز ہوں۔ تشریف آوری کی اطلاع ۵ مارچ تک دفتر انجمن میں آجانی چاہئے۔ اگر کوئی صاحب کانفرنس کے مقاصد کے ماتحت کوئی مضمون ارسال فرمائیں۔ وہ بھی اسی تاریخ تک موصول ہونا چاہئے۔ مگر اختصار کا لحاظ ضروری ہے۔ جو صاحب دس روپیہ فیس ممبری ارسال فرمائیں گے۔ انجمن ان کے قیام و طعام کا انتظام کرے گی۔ دوسرے صاحبوں کے لئے جلسہ گاہ کے متصل ہوٹل سے انتظام بسہولت ہو سکیگا۔ کانفرنس کے خاص جلسوں میں منتخب حضرات اور ممبران شرکت کر سکیں گے۔ غیر سنی حضرات نہ عام جلسوں میں شریک ہو سکتے ہیں۔ فقط۔

(عمر نعیمی نائب ناظم انجمن اہلسنت مراد آباد)

فتاویٰ

مسئلہ جناب الف خان صاحب خریدار نمبر ۱۲۲۳

ایک ہندو نے اپنا مکان ایک مسلمان کے پاس رہن رکھا تھا۔ اس نے دوسرے مسلمان کے پاس بلا ضرورت رہن رکھ دیا۔ ثانی مرتہن اسے خریدنا چاہتا ہے۔ تو وہ کس سے خریدے۔ ہندو لاولد مر گیا۔ اس کی برادری کے لوگ ہیں۔ اور ایک عورت ہے۔ جو دوسرے کے گھر میں پڑ گئی ہے۔

الجواب مرتہن ثانی اگر مکان خریدنا چاہتا ہے۔ تو وہ برضامندی مرتہن اول اس ہندو کے ورثاء سے جنہیں اس کا متروکہ حسب شاستر پہونچتا ہو خریدے۔ کہ مرتہن کو شئے مرہونہ رہن رکھنے کا مجاز نہ تھا۔ اب چونکہ اس نے اُسے رہن رکھ دیا ہے۔ تو رہن ثانی اگر بلا اجازت راہن ہو تو باطل اور وقت بیع شئے مرہونہ مرتہن اول کی اجازت درکار اور جو باجازت راہن ہو۔ تو رہن اول باطل اور ثانی صحیح اور وقت بیع مرتہن ثانی کی اجازت کی ضرورت نہ اول کی۔ ورنہ بیع موقوف رہیگی۔ اور کوئی ان میں سے بلا اجازت دوسرے کے بیچنے کا مجاز نہ ہوگا۔ اور نہ خود مرتہن اپنے قرض میں بے حکم حاکم شئے مرہونہ کو بیع کر سکیگا۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ جناب فیض محمد صاحب خریدار نمبر ۱۰۹۳

مدت سفر میلوں کے حساب سے کس قدر ہے اور روزہ تین روز کے سفر پر چھوڑ سکتے ہیں یا ایک روز کے؟

(۲) لڑکی والے نکاح سے پہلے جو روپیہ لیتا اور زیور چڑھاتے ہیں اور اس کے علاوہ مہر مقرر ہوتا ہے۔ تو یہ روپیہ و زیور بعد مرنے شوہر کے مہر میں محسوب ہوگا یا نہیں؟

(۳) جو شخص خطبہ ہوتے وقت آئے وہ سنتیں کس وقت پڑھے۔ یا فوت ہو گئیں؟

الجواب مسافت قصر میں میلوں فرسنگوں کا اعتبار نہیں ہے۔ کہ وہ ہر جگہ ایک سے نہیں ہوتے ہیں بلکہ سال کے چھوٹے سے چھوٹے تین دن اعتبار کئے گئے ہیں۔ جن میں مسافر اپنے وطن سے راحت و آرام معتاد کے ساتھ متوسط چال سے پیدل یا اونٹ پر نہ دوسری سواری پر صبح سے دوپہر تک روزانہ چل کر مقصود تک پہونچے اس سے کم یعنی ایک دو دن کی مسافت پر نہ نماز قصر کرنے کی اجازت اور نہ روزہ افطار کرنے کا حکم۔ یہی صحیح ہے اور یہی ظاہر الروایہ ہے۔ اگرچہ اکثر مشائخ کرام نے اس کا اندازہ اکیس سے پندرہ فرسخ تک اور علمائے ہند نے چالیس میل سے چھپن میل انگریزی تک کیا ہے۔ اور فرسخ تین میل کا ہوتا ہے۔ اور میل چار ہزار یا تین ہزار گز کا ہوتا ہے اور گز چوبیس یا بتیس انگل کا ہوتا ہے۔ تو اس حساب سے بنا بر قول معتمد سفری یہ اٹھارہ فرسخ چون میل کے ہوئے۔ مگر یہ غیر معتبر و خلاف ظاہر الروایہ ہے۔

(۲) زیور کپڑے وغیرہ اشیاء جو قبل نکاح مرد کی جانب سے عورت کو دیئے جاتے ہیں۔ وہ تو عرفاً ہدیہ یا ہبہ بشرط عوض ہوتے ہیں۔ مہر میں محسوب نہیں کئے جاتے ہیں۔ اور جو روپیہ قبل نکاح دیا جاتا ہے۔ وہ اگر وقت نکاح عقد میں داخل اور مہر میں شمار ہوتا ہو تو مہر معجل قرار پائے گا مہر موجل میں مجرا و محسوب نہ ہوگا۔ اور جو وقت نکاح عقد میں اس کا ذکر اور مہر میں شمار نہ ہوتا ہو۔ تو وہ بھی ہبہ بشرط عوض ٹھیریگا۔ اور مہر محسوب نہ ہوگا۔ اور جو وہ روپیہ خرچ شادی کے لئے دیا گیا ہو۔ جیسا کہ بعض جگہ عورت غریب ہوتی ہے۔ تو مرد اُسے اپنے پاس سے شادی کے خرچ کے واسطے روپیہ دیتا ہے۔ گویا طرفین کے خرچ کا خود متکفل ہوتا ہے۔ تو وہ بھی مہر میں محسوب نہ ہوگا۔ بعض تبرعاً یا ہبہ بشرط عوض ٹھیرے گا۔ کہ بر تقدیر عدم تزویج مرد اس کی واپسی کا مستحق ہوگا۔ اور بعض جگہ

لڑکی والے لڑکوں والوں سے جبراً کچھ روپیہ لیتے ہیں۔ تو نکاح کرتے ہیں۔ ورنہ نکاح نہیں کرتے۔ یہ بہت بُری رسم اور کھلی رشوت ہے۔ اس صورت میں جس قدر روپیہ لیا جائیگا وہ سب واپس کرنا لازم ہوگا۔

(۳) جو شخص حالت خطبہ میں آئے وہ سنتیں بعد نماز جمعہ پڑھے۔ کیونکہ اثناء خطبہ میں کلام سلام صلاۃ دعا درود وغیرہ سب ممنوع و مکروہ اور چپکا خطبہ سننا واجب ہے۔ واللہ اعلم۔

۹۶ مسئلہ مرسلہ جناب اعظ الدین صاحب خریدار نمبر

ایک فاحشہ عورت نے باوجود شوہر ہونے کے اور طلاق نہ پانے کے نکاح ثانی کر لیا۔ اور ایک مولوی صاحب نے باوجود علم پڑھا دیا۔ تو یہ نکاح ہوا یا نہیں؟ اور پڑھانے والے کا کیا حکم ہے؟ اور زنا کرنے والے کے لئے شرع میں کوئی کفارہ ہے یا نہیں؟

(۲) سود لینے دینے والے اور اس کے کاتب و شاہد پر لعنت ہے یا کیا؟

(۳) تصویر، سرکس، بائیسکوپ دیکھنا۔ اور ان کا کسب کیسا ہے؟

(۴) وکیل مختار کا پیشہ کیسا ہے؟ اور ان سے لین دین شرکت دعوت کیسا ہے؟

(۵) بہشت و دوزخ کس مقام پر ہیں؟

(۶) مرنے کے بعد انسان کو راحت و تکلیف ہوتی ہے یا نہیں؟ اور یوم حساب کے کیا معنی ہیں؟

(۷) تابعدار حضور کلمہ طیبہ و درود شریف کس طرح پڑھتے تھے؟

الجواب } صورت مذکورہ میں نکاح ثانی نہیں ہوا۔ حرام ہوا۔ اور اس کے پڑھانے والا سخت گنہگار مستحق عذاب نار ہے۔ اگر اس نے باوجود علم عدم طلاق نکاح پڑھایا ہے۔

(۲) بیشک حدیث میں سود لینے دینے والوں کی دستاویزیں لکھنے والوں پر اور گواہی کرنے والوں پر لعنت آئی ہے جیسا کہ [illegible] کی روایت میں ہے۔

(۳) تصویر، سرکس، بائیسکوپ وغیرہ کھیل تماشے دیکھنا کرنا۔ اور ان کے ذریعہ سے پیسے حاصل کرنا۔ سب ممنوع و مکروہ و ناجائز ہے۔

(۴) وکالت مختاری فی نفسہ تو بری نہیں تھی۔ مگر آجکل ناجائز و حرام باتوں پر مشتمل ہونے کے باعث ممنوع و ناجائز ہو گئی ہے۔

(۵) جنت و دوزخ کے مکان کا ذکر صراحۃً کسی آیت یا حدیث میں نہیں آیا۔ لہذا بعض کہتے ہیں کہ جنت پہلے یا چوتھے یا ساتویں آسمان پر عرش کے نیچے ہے۔ اور دوزخ ساتویں زمین کے نیچے ہے۔ یا آسمان پر ہے۔ اور بعض ان کے مکان میں توقف کرتے ہیں اور اس کا علم اللہ تعالٰے کے سپرد کرتے ہیں مگر معمول واضح و اکثر یہی ہے۔ کہ جنت بالا آسمان اور زیر عرش ہے۔ اور دوزخ زیر زمین ہے۔

(۶) ہاں بعض احادیث سے مفہوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالٰے کے تابعدار مومن بندوں کو مرنے کے بعد راحت و آرام ملتا ہے۔ اور کفار و نافرمان مسلمان کو اذیت و تکلیف ہوتی ہے۔ اور یوم حساب قیامت کے دن کو کہتے ہیں۔ کہ اس روز تمام خلق کا حساب کتاب ہوگا۔

(۷) جس طرح تمام مسلمان کلمہ اور درود پڑھتے ہیں۔ اسی طرح آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بھی بعض روایات میں آیا ہے۔ اور بعض میں بجائے محمد رسول اللہ کے انی رسول اللہ بھی آیا ہے۔ واللہ تعالٰے اعلم۔

۱۱۱۹ مسئلہ مرسلہ جناب نور محمد صاحب بخاری خریدار نمبر

(۱) ازواج مطہرات نبی ﷺ چند بودند و نام ہر یک چہ بود؟

(۲) فرزندان نبی ﷺ چند بودند۔ و نام ہر یک چہ بود؟ و از کدام بی بی تولد شدہ بودند؟

(۳) و دختران نبی ﷺ چند بودند و از کدام بی بی تولد شدہ بودند؟ و نام ہر یک چہ بود؟ و با کدام کس عقد نکاح کردہ بودند؟ با قرآن و حدیث ثبوت دہند۔

(۴) کسے در عمر تمامی خداوند تعالٰے را سجدہ نکردہ است و میگوید احکام خدائی برحق اند من غافل ام۔ او را کافر گفتن درست ہست یا نہ؟ و من ترک الصلوٰۃ متعمداً فقد کفر چہ مراد میدارد و بر چنیں کس نماز جنازہ خواندن درست ہست یا نہ؟

(۵) کسے صد مردہ را غسل دادہ ہست کسے فتوٰی میدہد کسے [illegible] ایشان را امام کردن درست ہست یا نہ؟

الجواب } بدانکہ ازواج مطہرات نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کہ با ایشان زفاف واقع شدہ یازدہ متفق علیہ اند و باقی نامہا زبشت مختلف فیہ اند۔ کہ بعضے از ایشان منکوحہ غیر مزفوفہ بودند و بعد ازاں خارج از نکاح شدند و بعضے محض مخطوبہ و بعض موطوءہ بملک یمین چنانکہ ماریہ قبطیہ رضی اللہ تعالٰے عنہا۔ و نام متفق علیہا اینست۔ حضرت خدیجہ۔ حضرت عائشہ صدیقہ۔ حضرت حفصہ۔ حضرت ام حبیبہ۔ حضرت ام سلمہ۔ حضرت سودہ۔ حضرت زینب بنت جحش۔ حضرت زینب بنت خزیمہ۔ حضرت میمونہ۔ حضرت جویریہ۔ حضرت صفیہ۔ و فرزندان حضور دو متفق علیہ اند۔ ابراہیم و قاسم و شش مختلف فیہ اند۔ عبد مناف و عبد اللہ و طیب و مطیب و طاہر و مطہر۔ و اصح آنست کہ سہ بودند۔ قاسم و ابراہیم و عبد اللہ و طیب و طاہر لقب عبد اللہ بود و ہمہ از بطن خدیجہ بودند سوائے ابراہیم کہ از بطن ماریہ قبطیہ بود۔ و دختران حضور ﷺ چہار بود از بطن خدیجہ۔ زینب و رقیہ و ام کلثوم و فاطمہ۔ نکاح اول با بی العاص و نکاح ثانی و ثالث یکے بعد دیگرے با عثمان و نکاح رابع با علی شدہ بود۔ رضی اللہ تعالٰی عنہم اجمعین۔ کما فی المدارج النبوۃ۔

(۴) شخص مذکور مسلمان است او را کافر گفتن درست نیست کہ نزد اہل سنت و جماعت مسلمان از ترک نماز کافر نمے شود تاوقتیکہ ترک بنا بر

انکار فرضیت نہ کند۔ وحدیث مرقومہ متناول ہمیں است با کفران نعمت و نماز جنازہ او دریں حال روا است۔

(۳) اگر در شخص مذکور سوا نقائص مذکورہ دیگر نقص شرعی مانع امامت نیست امام کردن او جائز است۔ ورنہ نہ۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(کتبہ فقیر حشمت علی غفرلہ۔ بریلی۔ محلہ گڑھیا)

کارروائی جلسہ کھنوڑہ ضلع ہشیارپور

مکرم اعظم جناب حکیم معراج الدین احمد صاحب ایڈیٹر اخبار الفقیہ امرتسر زاد مجدکم۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

موضع کھنوڑہ ضلع ہوشیارپور بفضلہ تعالیٰ قدیم الایام سے حنفی اہل اسلام کا مرکز ہے۔ مگر گرد و نواح میں بدقسمتی سے تھوڑے ہی عرصہ سے مرزائیت کی مرض مہلک کا دورہ ہو گیا ہے۔ اس لئے ہمارے احباب ہر وقت کوشاں رہتے ہیں۔ کہ پند و نصائح کی مجالس قائم کر کے نامذہبوں کے تباہ کن حملوں کا سد باب کرتے رہیں!

چنانچہ قریباً تین ماہ کی لگاتار جد وجہد اور متواتر دعوتی خطوط کی بنا پر مولانا مولوی شیر نواب خان صاحب حنفی نقشبندی قصوری مورخہ ۲۲ جنوری ۱۹۳۰ء کو کھنوڑہ میں تشریف لے آئے آج بروز جمعۃ المبارک قصبہ ہذا میں ایک عظیم الشان جلسہ منعقد ہوا۔ گرد و نواح کے مضافات سے اہل اسلام عموماً اور حنفی احباب خصوصاً بلائے گئے۔ مولانا ممدوح الصدر نے حضور رسول مقبول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اتباع اور پابندی صوم و صلوٰۃ پر نہایت مدلل اور پُر اثر تقریر کی۔ جس سے حاضرین نے متاثر ہو کر ہاتھ اٹھائے۔ اور پابندی نماز کا حلف اٹھا کر اقرار کیا۔ نیز اہل اسلام کو باطل مذاہب سے اجتناب کی سخت تاکید کی۔ خصوصاً فتنہ مرزائیت سے آگاہ کرتے ہوئے بتایا کہ جس طرح اپنے مال و دولت کو بھی خوف رہتو

میں ہر طرح کے وسائل اختیار کرتے ہو۔ ایسے ہی ایمان کے ڈاکوؤں سے ایمان بچانے میں بھی محافظہ رہا کرو۔ مضمون ایسا سادہ۔ صحیح اور مدلل تھا۔ کہ جملہ حاضرین کی سمجھ میں آ گیا۔ اور وہ بے حد محظوظ ہوئے۔

بعد اختتام جلسہ مرزائیوں سے سلسلہ گفت و شنید شروع ہوا۔ جس سے وہ عاجز آ کر لاجواب ہو کر پہلو تہی کر کے چلے گئے۔ علاوہ ازیں حضور کے پکے حنفی اور جوشیلے واعظ نے حالات حاضرہ کو دردانگیز لہجہ میں مجمع کے سامنے پیش کیا۔ کہ حاضرین زار و قطار رو رہے تھے۔ آپ نے حکومت سیام کے ان مظالم کا ذکر بھی کیا۔ جو حکومت مذکور مسلمانوں کو بدھ مذہب قبول کرنے پر مجبور کر رہی ہے۔ چنانچہ جلسہ ہذا نے متفقہ طور پر حسب ذیل رزولیوشن پاس کر کے قرار دیا کہ بذریعہ تار گورنر بہادر پنجاب اور حضور وائسرائے ہند کی خدمت میں درخواست کی جائے کہ گورنمنٹ ہند اپنے سفیر مقیم بنکوک (سیام) کی معرفت فوری کارروائی عمل میں لا کر اہل اسلام سیام کی مذہبی آزادی کو برقرار رکھنے میں سعی بلیغ فرماوے۔

نقل رزولیوشن

اہل اسلام تحصیل ہوشیارپور کا جلسہ عام یہ سنکر کہ مسلمانان سیام کو مذہبی فرائض ادا کرنے میں آزادی حاصل نہیں۔ دلی تاسف اور اضطراب کا اظہار کرتا ہے۔ اور گورنمنٹ ہند سے باادب مگر پُر زور استدعا کرتا ہے کہ گورنمنٹ عالیہ اپنی ممکن قوت و کوشش حالات کو سلجھانے میں صرف کرے۔

(عریضہ الراجی الی لطف ربہ القوی محمد علی عفی عنہ اولی۔ مقام کھنوڑہ ضلع ہوشیارپور)

خوشخبری

خداوند تعالیٰ کے فضل سے سندھ کے ممتاز بزرگوں نے باطل فرقوں کی فریبی کارروائی اور حلہ پردازی سے متاثر ہو کر (جمعیۃ الاحناف)

صوبہ سندھ قائم کی ہے جس کے اغراض و مقاصد مختصراً یہ ہیں:۔

(۱) سیاسی اور پولیٹکل امورات سے علیحدہ رہکر اسلام پاک کی ہر ممکن طریقے سے حفاظت کرنا۔

(۲) اسلامی تبلیغ اہل سنت کے حنفی مذہب کے مطابق کرنا۔

(۳) اہل السنۃ برادران میں اتفاق و اتحاد پیدا کرنے کی کوشش کرنا۔

(۴) باطل فرقوں خصوصاً حنفی نما وہابیوں کی خطرناک فریب بازیوں سے حنفی مذہب کی حفاظت کرنا۔

(۵) حنفی مذہب کی ترقی اور بقا کے لئے مدارس کھولنا اور حنفی عقائد کی اشاعت کرنا۔

(نامہ نگار از سندھ)

جمعیۃ الاحناف

پہلے ایک خبر اخبار الفقیہ سے ہی غالباً دیکھنے سننے میں آئی تھی۔ کہ امرتسر میں مرکزی جمعیت الاحناف قائم ہو گئی۔ پھر وہی مثال نظر آئی بقول کسے "خبر کی جب خبر آئی۔ کہ کچھ بھی نہ بچا باقی"

جب یہ نیل دیار ہیں تو مرکزیت معلوم۔ اغیار کی کوششیں۔ ان کی دلفریب ان کا نظم و نسق۔ ان کی چابک دستیاں۔ چالاکیاں ہر بات میں اپنی بات۔ ہر کام میں اپنا مطلب پیش نظر ہے۔ یہاں احباب کی غفلت و سستی اور جودی دکھائی۔ دبے خبری دیکھ پڑا کہ وہ کہ یا اللہ تیرا آسرا۔ ع

وہ بڑھے جیتی میں تو سستی میں ہم بگڑ رہے

یہ ایک قافیہ بندی یا وقتی جوش یا دینی مقابلہ تھا۔ پھر اس سے کیا حاصل حصول۔ اس پر آپس کا نفاق۔ حاسدانہ افتراق معمولی سے اختلافات میں خواہ مخواہ بغض و عداوت و کینہ دیرینہ ان مجردات نے تو اور بھی کامیابیوں کا بیڑا منجدھار میں ڈال دیا۔ کا فریب رسیدہ حاسد

بحال خویش؟ ایسے حال میں خلوص و ایمان کا نام نہیں رہتا۔ جو مرادمندوں کی جان ہے۔ کس کو تسلیم دیں۔ کیسے سمجھائیں۔ ہر شعبہ یا فضیلت تھا۔ حریفان بادہ خوردند و رفتند ہمارے اب بھی مست بادۂ غفلت کے مارے ہیں۔ اور چشم حاسدین پروئے ہاریں۔ جرأت اور ہمت کی تلوار اور اخلاق و مروت کی ڈھال سے آمادہ کار رہیں۔ تو وہ دن بفضل خدا کچھ دور نہیں۔ کہ جس کے تصور و تخیل میں خامہ فرسائی ہو رہی ہے۔ وہ پیکر سر در عالم وجود و ظہور میں آ جائے۔ البتہ اس اہم امر کے لئے عالی ظرفی۔ فراخ ہمتی کشادہ دلی۔ وسیع الاخلاقی کی ضرورت ہے۔ عملی طور پر سب سے بڑا کام یہ ہے کہ ہر شہر میں یکے بعد دیگرے باقاعدہ طور پر جمعیۃ الافغان کی شاخیں قائم ہوں۔ جیسے سابقہ تمام شاخوں۔ انجمنوں اور کمیٹیوں سے بہت زیادہ آسانیاں انشاء اللہ بہم پہنچ سکتی ہیں۔ اور دوسرا اقدام یہ کہ سالانہ اجلاس مختلف صوبہ جات و علاقہ جات و شہروں میں ہوں۔ اسی انتظام کے ساتھ جیسے کہ موجودہ دور میں کئی نمونے اور کام کے طریقے سامنے ہیں۔ اور اسی اصول و عقیدہ پر بتدریج ترقی کرنے کے لئے بہت کچھ کیا اور کہا جا سکتا ہے۔ فی الحال یہی گستاخانہ عرض سمجھئے۔ اور دیکھئے کہ احباب کرام و حامیان جمعیۃ الافغان کیا اظہار خیال فرماتے ہیں۔ فقط

وباللہ التوفیق

افغانستان میں دو اور مرزائیوں کو سنگسار کیا گیا

پشاور ۱۲ فروری۔ کابل سے خبر موصول ہوئی ہے۔ کہ ۱۰۔۱۱ حال کو ۲ اور مرزائیوں کو کابل میں سنگسار کیا گیا۔ جو وہاں بہرت وہ کا غداری کا کام کرتے تھے۔

الفقیہ۔ افغانستان کے کسی اخبار نے ابھی تک اس خبر کی تصدیق نہیں کی۔

علمائے کرام کی خدمت میں التماس

انجمن مندرجہ ذیل کو ایک ایسے تجربہ کار پرجوش۔ حنفی عالم و واعظ کی ضرورت ہے۔ جو انجمن کی خدمات کو بدل و جان معقول مشاہرہ پر ادا کر سکتے ہوں۔ ان احباب کو ترجیح دی جائے گی۔ جو زمانہ موجودہ کی حالت سے خوب واقف ہوں۔ اور احیائے دین کے لئے سرگرمی سے کام کر سکتے ہوں۔ انجمن کی خدمات تبلیغ تعلیم و دینی مدارس و مساجد میں۔ واعظ و مناظرہ وغیرہ پر مشتمل ہیں۔ مشاہرہ حسب لیاقت و تجربہ دیا جائے گا۔ انتخاب کے بعد تقرر امتحاناً ایک ماہ کے لئے کیا جائے گا۔ انجمن اخراجات سفر کی کفیل ہوگی۔

علاوہ عالم مذکور کے ایک پیش امام کی بھی ضرورت ہے۔ جو خوش الحان اور حافظ قرآن ہوں تو بہتر ہوگا۔ خط و کتابت ذیل کے پتہ پر آنا چاہیئے۔

(عثمان خان۔ ناظم اعزازی انجمن خدام اہل السنت والجماعت ملتان کانٹ مارکیٹ کیمبل پور)

مبارک باد

ہمارے نہایت ہی کرمفرما اور مہربان اخبار الفقیہ جناب محمد مصطفیٰ علی صاحب صدیقی حیدرآبادی کے برادر عزیز عالی جناب محمد جہانگیر علی خان صاحب صدیقی۔ بی۔ اے۔ طال عمرہٗ کی شادی خانہ آبادی کی رسم نہایت دھوم دھام سے ۲۰ رجب ۱۳۴۳ھ مطابق ۲۰ فروری ۱۹۲۵ء بروز جمعۃ المبارک انجام پذیر ہوئی۔ دعا ہے کہ اللہ تبارک و تعالیٰ دولہا اور دولہن میں محبت اور یگانگت پیدا کرے۔ ہم اس مبارک تقریب کی خوشی میں اپنے مکرم دوست جناب محمد مصطفیٰ علی خان صاحب کو اپنی طرف سے اور جملہ ناظرین الفقیہ کی طرف سے مبارکباد عرض کرتے ہیں ؏

گر قبول افتد زہے عز و شرف

نیاز مند ایڈیٹر

تقریظات

اسلامی جنتری ۱۹۲۵ء اس جنتری کا پہلا نام پنجابی جنتری تھا۔ اس کے مصنف نے اس کو مفید اور کارآمد بنانے میں ہر طرح کی کوشش کر کے کامیابی حاصل کی ہے۔ اس میں آئندہ چار سال کی جنتری پنجاب اور ہندوستان کی آبادی بسوانح امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ بسنہ عیسوی کی دوامی جنتری و دیگر عجیب و غریب معلومات درج ہیں۔ لکھائی چھپائی عمدہ۔ تقطیع ۲۰×۲۶ حجم ۶۲ صفحے۔ قیمت ۵ ر کے ٹکٹ مندرجہ ذیل پتہ سے منگائیں۔

(جناب مولانا خادم صاحب مقام سوہدرہ ضلع گوجرانوالہ)

نسخہ خضاب ہمارے دفتر میں خضاب کا ایک نسخہ جناب ایم عبدالعزیز صاحب حوفی چک ڈاکخانہ لادھوکی ضلع گوجرانوالہ نے بھیجا ہے۔ اس نسخہ کو ہم نے اکثر احباب کو آزمائش کے واسطے دیا۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ نسخہ نہایت عمدہ ہے اور بالوں کو ملائم اور رنگت میں اصلی سیاہ کر دیتا ہے۔ مگر ذرا جلد کو سیاہ کرتا ہے۔ جو زیادہ دھونے سے صاف ہو جاتی ہے۔ اشیاء بڑے شہروں میں ہر وقت مل سکتی ہیں۔ جو کم خرچ بالا نشین کے مصداق ہیں۔ نسخہ بتلانے کی قیمت پانچ روپیہ رکھی ہے۔ جو مندرجہ بالا پتہ سے دریافت کرنے پر معلوم ہو سکتا ہے۔

ناظرین ہر ممکن ذریعہ سے الفقیہ کی توسیع اشاعت اپنا فرض سمجھیں (مینجر)

سنگ گزیدہ کا علاج لاہور میں

ہندوستان بھر میں تین مقامات پر یعنی کسولی کونور اور شیلانگ میں "پاسچر انسٹی ٹیوٹ" قائم ہیں۔ جہاں دیوانے جانوروں کے کاٹے کا علاج کیا جاتا ہے۔ لیکن یہ مقامات صوبہ جات کے مرکز سے اس قدر دور واقع ہوئے ہیں۔ کہ ان تک پہونچنا بے حد تکلیف سفر اور صرف زر کا باعث ہوتا ہے۔ حکومت پنجاب نے اس مشکل کو دور کرنے کے لئے لاہور کی "بکٹیریالاجیکل لیبارٹری" میں ہی اس قسم کے علاج کا انتظام کر دیا ہے۔ پچھلے دنوں اس کے متعلق ایک سرکاری اطلاع جرائد میں شائع ہوئی تھی جس میں بتایا گیا تھا۔ کہ دیوانے کتے یا کسی جانور کے کاٹنے کا علاج چودہ دن میں ختم ہوگا۔ مریضوں کے لئے ضروری نہ ہوگا کہ لیبارٹری یا ہسپتال میں ہی پڑے رہیں بلکہ روزانہ علاج کے بعد حسب معمول چل پھر سکیں البتہ غذا اور پرہیز کے متعلق ڈاکٹری علاج پر عمل کرنا پڑیگا۔ یہی وجہ ہے کہ لیبارٹری میں مریضوں کے رہنے کا انتظام نہیں کیا گیا۔ لیکن اگر کسی مریض کے زخم شدید ہوں گے یا معالج کے نزدیک اسکا ہسپتال میں رہنا ضروری ہوگا۔ تو اس کے لئے میو ہسپتال میں انتظام کر دیا جائیگا علاج بالکل مفت کیا جائیگا لیکن مریض کو آمد و رفت کے کرائے اور چودہ دن کے مصارف قیام و طعام کا انتظام خود کرنا چاہئے سرکاری ملازموں کو خاص رعایتیں بھی دی جائیں گی۔

لاہور میں اس قسم کے علاج کا بندوبست ہونا فی الحقیقت اہل صوبہ کیلئے بہت بڑی نعمت ہے پاسچر انسٹیٹیوٹ کسولی نے بھی اس سلسلے میں پنجاب اور صوبہ جات متحدہ کی شاندار خدمات انجام دی ہیں چونکہ اب پنجاب کے مریض لاہور ہی جایا کریں گے لہٰذا کسولی کے شفاخانہ میں کام بہت ہلکا ہو جائیگا۔ اور دوسرے صوبوں کے مریضوں کی ڈاکٹر پہلے سے بھی زیادہ دیکھ بھال سکینگے۔ ہمارے نزدیک اس قسم کے علاج کا انتظام تمام صوبوں میں ہونا چاہئے۔ کیونکہ ہندوستان کے وسیع

ہمارا علم میں صرف تین چار مقامات ہیں جو کافی نہیں ہیں۔

شیعہ مذہب کی حقیقت

سوال

شیعہ لوگ کہتے ہیں کہ آنحضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا جنازہ اصحاب ثلثہ یعنی ابابکر صدیق و عمر فاروق و عثمان رضی اللہ عنہم نے ہرگز نہیں پڑھا۔ لہٰذا مہربانی فرما کر کتب شیعہ سے جواب دیں۔

جواب

بے شک آنحضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا جنازہ تمام صحابہ یعنی مہاجرین و انصار نے پڑھا۔ چنانچہ کتاب احتجاج طبرسی صفحہ ۴۲ پر یوں مسطور ہے۔

ثُمَّ دَخَلَ عَشَرَةٌ مِنَ الْمُهَاجِرِيْنَ وَعَشَرَةٌ مِنَ الْاَنْصَارِ فَيُصَلُّوْنَ وَيَخْرُجُوْنَ حَتّٰى لَمْ يَبْقَ مِنَ الْمُهَاجِرِيْنَ وَالْاَنْصَارِ اِلَّا صَلّٰى عَلَيْهِ

یعنی پھر دس شخص مہاجرین سے اور دس انصار سے سب کو داخل کیا جاتا۔ پس وہ نماز پڑھتے تھے اور پھر باہر چلے جاتے تھے۔ یہاں تک نوبت پہونچی کہ کوئی فرد بشر مہاجرین و انصار سے باقی نہ رہا۔ مگر جس نے آپ کی ذات بابرکات پر نماز نہ پڑھی ہو۔ اور کتاب اصول کافی صفحہ ۲۰۹ پر اس طرح مسطور ہے۔ عَنْ جَابِرٍ عَنْ اَبِيْ جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ لَمَّا قُبِضَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّتْ عَلَيْهِ الْمَلٰئِكَةُ وَالْمُهَاجِرُوْنَ وَالْاَنْصَارُ فَوْجًا فَوْجًا۔

یعنی امام باقر علیہ السلام سے مذکور ہے کہ جب آنحضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا انتقال ہوا۔ تو تمام ملائکہ و مہاجرین و انصار نے نماز آنحضور پر فوجاً فوجاً پڑھی۔

اور علاوہ اس کے کتاب شیعہ جلاء صفحہ ۶۵ پر لکھا ہے۔ عَنْ اَبِيْ جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ قَالَ النَّاسُ كَيْفَ الصَّلٰوةُ عَلَيْهِ فَقَالَ عَلِيٌّ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ اِمَامُنَا حَيًّا وَمَيِّتًا فَدَخَلُوْا عَلَيْهِ عَشَرَةً عَشَرَةً فَصَلُّوْا عَلَيْهِ يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ وَلَيْلَةَ الثُّلَثَاءِ حَتَّى الصُّبْحِ وَيَوْمَ الثُّلَثَاءِ حَتّٰى صَلّٰى عَلَيْهِ صَغِيْرُهُمْ وَكَبِيْرُهُمْ وَذَكَرُهُمْ وَاُنْثَاهُمْ وَضَوَاحِيُ الْمَدِيْنَةِ بِغَيْرِ اِمَامٍ۔

(ترجمہ) کہا حضرت امام جعفر علیہ السلام نے کہ لوگوں نے آپس میں گفتگو کی۔ کہ حضور علیہ السلام کا جنازہ کیونکر پڑھیں گے۔ حضرت علی نے جواباً کہا کہ آپ کی ذات ہماری حیاتی و مماتی میں امام ہیں۔ اس لئے حضور پر دس دس آدمی کھڑے ہو کر نماز جنازہ پڑھیں۔ پس دو شنبہ سے نماز شروع ہوئی۔ سہ شنبہ تک برابر بارہ پہر تک نماز اسی صورت پر ہوتی رہی۔ اور تمام خورد و کلاں عورتوں مردوں اور گرد و نواحی مدینہ طیبہ نے آپ کی ذات پر بغیر امام کے نماز ادا کی۔

اور کتاب شیعہ جلاء العیون میں صاف صاف لکھا ہے کہ حضرت ابابکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے امام ہو کر نماز پڑھانی شروع کی۔ تو حضرت علی علیہ السلام نے انہیں ہٹا دیا۔ اور کتاب حق الیقین و حیات القلوب وغیرہ کتابیں اس پر شاہد ہیں۔ کہ آپ کی ذات کا جنازہ تمام مہاجرین و انصار نے پڑھا۔

فائدہ۔ پس ان تمام روایات شیعہ سے روز روشن کی طرح معلوم ہوتا ہے کہ آنحضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا جنازہ تمام مہاجرین و انصار وغیرہ گرد و نواح مدینہ نے ادا کیا۔ یہانتک کہ بارہ پہر جنازہ ہوتا رہا اور کوئی فرد بشر خورد و کلاں عورتوں اور مردوں سے باقی نہیں رہا تھا۔ کہ جس نے آپکا جنازہ نہیں ادا کیا۔ اگر اصحاب ثلثہ رضوان اللہ علیہم اجمعین نے آپکی ذات کا جنازہ نہیں پڑھا۔ تو پھر کس لئے ان روایات میں مستثنےٰ نہیں کیا گیا۔ شیعہ صاحبان جواب دیں۔ کہ بارہ پہر تک کون لوگ جنازہ پڑھتے رہے تھے۔ چونکہ آپ کے نزدیک سب کے سب صحابہ نعوذ باللہ بغیر تین چار آدمیوں کے مرتد ہو گئے تھے۔ تو پھر یہ واقعہ کیونکر ہوا۔ اگر شیعہ کہیں کہ وہ خلافت کے جھگڑے میں رہے۔ تو خادم شریعت کہتا ہے کہ جب خلافت کا فیصلہ ہو چکا تھا۔ تب تجہیز و تکفین کی تجویز ہوئی تھی۔ تا کہ آنحضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے جنازہ وغیرہ میں کسی طرح کی بے انتظامی واقعہ نہ ہو۔ دیکھو کتب تواریخ۔ فقط

شاندار اسلامی کتب

تذکرۃ العلماء والمشائخ — اس میں قریباً سوا سو علمائے کرام و مشائخ عظام کے جو چھٹی صدی ہجری میں عہد دولت غزنویہ سے لیکر ہندوستان میں چودھویں صدی کے اخیر تک اپنی علمی فضیلتوں کی وجہ سے فخر البلاد رہتے تھے ... ان کے علاوہ آخر میں چند نامور عورتوں کے علم و فضل کا بھی تذکرہ ... ہے۔ قابل دید کتاب ہے۔ قیمت ۱۰/

شفاء القلوب — مصنفہ عالیجناب مولانا مولوی محمد کریم صاحب۔ اس میں ثابت کیا گیا ہے کہ مقبول بندگان خدا کو ان کی زندگی میں اور بعد موت کے وسیلہ پکڑنا اور ان سے فریاد کرنا ایک ایسی سنت مستمرہ ہے جو کہ ابتداء سے اس وقت تک جاری ہے اور اس میں احوال ... بحث کی گئی ہے۔ قیمت ۸/

مولود شریف — مصنفہ عالیجناب مولانا مولوی سید محمد کریم مرحوم۔ یہ کتاب اپنے پیارے نام سے ہی ظاہر ہے اس کی خوبی دیکھنے پر منحصر ہے۔ جو ایڈیٹر الہلال مولانا ابو الکلام آزاد کے جواب میں لکھی گئی ہے۔

میلاد الرسول ﷺ — حضرت محمد مصطفے صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مبارک تقریب ... کے متعلق ... کے مضامین نظم و نثر ...

الجرح علی البخاری حصہ اول — مؤلفہ عالیجناب مولانا مولوی سید عبد الغفور ... اس کتاب میں علمائے احناف نے جو مضامین صحیح بخاری کے مقام فرمائے ہیں ان کا مجموعہ۔ قابل دید ہے ۱۰/

انفاس قدسیہ — حضرت امام شعرانی رحمۃ اللہ علیہ کی عربی کتاب کا اردو ترجمہ ... کی بے نظیر کتاب تزکیہ قلب کے واسطے حقیقی رہنما۔ ۸/

کتاب الارواح — اس کا ترجمہ حرف بحرف سلیس اردو زبان میں کیا گیا ہے ... ارواح کے متعلق ... اور موجودہ حالت کا پورا مکمل بیان مصنفہ علامہ ... قیمت ...

تحفۃ الناظرین — وہ نایاب کتاب ہے جس میں غیر مقلدین کے تمام عقائد اور مفاسد کو اظہار کر کے نہایت وضاحت کیساتھ قرآن و حدیث اور ان کے اقوال علمائے سابقین کے نزدیک ... فاتحہ خلف الامام، جلسہ، زیارت مزارات ... طواف، بوسہ، مولود شریف، ندائے ... اس جامع کتاب میں تمام مسائل صحیح دلائل سے ثابت ہیں ۹/

سماع موتی و استمداد — اس میں دلائل نقلیہ و عقلیہ سے ثابت کیا گیا ہے کہ مردے سنتے ہیں اور بزرگان دین سے استمداد جائز ہے ۳/

معراج جسمانی — اس میں حضرت ... حضرت محمد مصطفے صلے اللہ علیہ وسلم کے جسمانی معراج کا ثبوت قرآن و احادیث سے اور اقوال علماء سے نہایت وضاحت سے ... تحریر کیا گیا ہے ... نے اس کتاب کی خوبی و عمدگی کا اعتراف کیا ہے۔ ۳/

پیر کا بکرا — جس میں مسئلہ حلت و حرمت بکرا پیر ... مولود شریف ... وغیرہ چند دیگر فقرات کے جواز پر قرآن و احادیث صحیحہ سے نہایت دلچسپ پیرایہ میں محققانہ ... بحث کی گئی ہے۔

الفوز الکبیر اردو ترجمہ — مولانا ابو المحامد احمد علی صاحب ... نے خوش اسلوبی سے عام فہم انداز میں ترجمہ کیا ہے جس سے طلبہ کو آسانی ہو۔

القول السدید فی اثبات التقلید — بحث تقلید میں بے نظیر ہے ۲/

اباطیل وہابیہ — ناظرین اگر آپ کو کسی غیر مقلد وہابیہ ... کے عقائد باطلہ کے سننے کا موقع نہ ہوا ہو تو اس مختصر رسالہ کو ضرور دیکھیں کیونکہ یہ رسالہ قابل دید ہے جس کے مطالعہ سے عقائد باطلہ سے بیزار ہو کر پکا مومن بن جاتا ہے۔ اگر آپ صد ہا روپیہ خرچ کریں تو بھی ایسی کتاب نہیں پا سکتے۔ نیز یہ فرقہ ہندوستان میں کب اور کیسے اور کیونکر آیا۔ وہابیہ نجدی خبیث کے ... غیر مقلدین پیرو ہیں کون تھا۔ اس کا مختصر حال درج ہے ۳/

عربی بول چال — اس کتاب کے مطالعہ سے آپ بغیر استاد کی مدد کے عمدہ عربی بول چال سیکھ سکتے ہیں۔ ۸/

کرشمہ قدرت — ایک دیوبندی وہابی مولوی نے افسانہ عبرت ... جس میں احناف کا نام لیکر فرضی ... بنادی ہیں۔ اس کا جواب موسومہ کرشمہ قدرت مصنفہ مولانا مولوی محمد ... صاحب ... قابل دید کتاب ہے ۳/

تصور پیر — اس میں تصور ... سالک کے ... و مدلل عالمانہ پیرایہ میں بحث کی گئی ہے ۳/

معیار الحق — مصنفہ مولانا مولوی ... صاحب ... اس میں ... سے ثابت کیا گیا ہے کہ فرقہ ناجیہ صرف اہل سنت و جماعت ہے

تحفۃ الاتقیاء فی تفصیل افضل البشر بعد الانبیاء — مصنفہ ... جس میں یہ ثابت کیا گیا ہے کہ انبیاء کے بعد حضرت ابو بکر سب سے افضل ہیں۔ نہایت عمدہ کتاب۔ اس کی خوبی دیکھنے پر منحصر ہے

رحمۃ للعلمین — رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے رحمۃ للعالمین ہونے پر ایڈیٹر اہل حدیث کا انکار اور اس کا جواب جس میں دلائل و براہین پیش کئے گئے ہیں ۵/

پتہ: مینیجر اخبار الفقیہ امرتسر (پنجاب)